

## سوال

میر اسوال نماز حاجت کے متعلق ہے :  
 یہ کتنی بار ادا کرنی چاہیے، اور اس کی ادائیگی کب ممکن ہے ؟  
 کیا نماز حاجت اس وقت ادا کی جائے جس میں دعاء کی قبولت متوقع ہو ؟

## پسندیدہ جواب

مسلمان کے لیے مشروع یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرے جو اللہ تعالیٰ نے کتاب اللہ میں مشروع کی ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث میں ثابت ہے، اور اس لیے بھی کہ عبادت توفیقی ہوتی ہے، جس میں کوئی کمی و بیشی نہیں ہو سکتی، اس لیے کسی بھی عبادت کے متعلق نہیں کہا جا سکتا کہ یہ عبادت مشروع ہے، لیکن جب صحیح دلیل ہو تو مشروع کہا جا سکتا ہے.

جسے نماز حاجت کے سے موسم کیا جاتا ہے، ہمارے علم کے مطابق یہ ضعیف اور منحر قسم کی احادیث میں وارد ہے، جن احادیث سے کوئی جدت اور دلیل نہیں لی جا سکتی، اور نہ ہی عمل کرنے کے لیے ان احادیث کو دلیل بنایا جا سکتا ہے.

دیکھیں : فتاویٰ البیرون الدائمة للبحوث العلمیہ والافاء (162/8).

نماز حاجت کے متعلق وارد شدہ حدیث یہ ہے :

عبداللہ بن ابی اوفر اسلامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

"ہمارے پاس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور فرمانے لگے :

جس کسی کو اللہ تعالیٰ یا کسی مخلوق کے سامنے ضرورت اور حاجت ہو تو وہ شخص وضو کر کے دور کعت ادا کرے اور پھر یہ کہ :

«لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَكْبَرُ مَنْ خَلَقَ الْأَنْعَمَ رَبُّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مُؤْجَاتِ رَحْمَتِكَ وَغَزَامَ مَغْفِرَتِكَ وَغَرَامَةَ مِنْ كُلِّ بَرِّ وَالْمُلْكَةِ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ أَسْأَلُكَ الْأَنْتَمَعَ لِذَبَا  
إِلَّا غَفَرْتَهُ ذَلِكَ إِلَّا فَرَّتَهُ ذَلِكَ حَاجَتِي إِلَّا كُلَّ رِضاً إِلَّا فَقِنْتَهُ»

اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبد برحق نہیں، وہ حلیم و کریم ہے، اللہ تعالیٰ پاک ہے، جو عرش عظیم کا رب ہے، سب تعریفات اللہ رب العالمین کے لیے ہیں، اسے اللہ میں تیری رحمت کے واجب ہونے والی اشیاء کا طالب ہوں اور تیری مغفرت کا، اور ہر نکی کی غنیمت چاہتا ہو، اور ہر گناہ سے سلامتی اسے اللہ میں تجوہ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے سارے گناہ معاف کر دے، اور سارے غم اور پریشانیاں دور کر دے، اور جس حاجت میں تیری رضا ہے وہ میرے لیے پوری کر دے.

پھر دنیاوی اور آخرت کے معاملات سے جو چاہے سوال کرے اسے دیا جائیگا"

سنن ابن ماجہ اقامتۃ الصلوۃ والسمیہ (138).

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں : یہ حدیث غریب ہے، اس کی سند میں مقال ہے : فائد بن عبد الرحمن حدیث میں ضعیف بیان کیا جاتا ہے، اور علامہ ابافی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں : بلکہ یہ بہت ضعیف ہے، امام حاکم کہتے ہیں : ابوافقی سے موضوع احادیث روایت کی ہیں.

دیکھیں : مشکاة المصابح (417/1).

صاحب سنن والبدعات نے فائد بن عبد الرحمن کے متعلق امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کلام نقل کرنے کے بعد کہا ہے :

اور امام احمد کہنا ہے کہ : یہ متروک ہے..... اور ابن العربي نے اسے ضعیف کہا ہے.

اور ان کا کہنا ہے :

آپ کو اس حدیث میں جو مقال ہے اس کا علم ہو چکا ہے، اس لیے آپ کے لیے افضل اور برتر اور سلیم یہی ہے کہ آپ رات کے آخری پھر اور اذا ان اور اقامۃ کے درمیان اور نمازوں میں سلام سے قبل اور جمعہ کے روز دعاء کریں کیونکہ یہ دعاء کی قبولیت کے اوقات ہیں، اور اسی طرح روزہ افطار کرنے کے وقت.

اور پھر آپ کے پروردگار جل شانہ کا فرمان ہے :

﴿تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعاء قبول کروں گا﴾.

اور ایک دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے :

﴿اور جب میرے بندے تجھ سے میرے بارہ میں سوال کریں تو انہیں کہہ دیں لیقینا میں قریب ہوں، دعا کرنے والے کی دعا کو قبول کرتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے﴾.

اور ایک مقام پر اس طرح فرمایا :

﴿اور اللہ کے لیے اچھے اچھے نام ہیں، تم اسے ان ناموں سے پکارو﴾.

دیکھیں : کتاب السنن والبدعات لشیری (124).

واللہ اعلم.